Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۰/۷۵ | اتوار ۳۰ ربیع الاوّل ۱۴۱۱ھ، ۲۱ اخاء ۱۳۶۹ ہش، ۲۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۱۸۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایّدہ اللہ تعالےٰ کی صحت اچھی ہے ۔ احباب کرام دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم اپنے فضل و کرم سے حضرت سیّدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ عطا کرے ۔ اور صحت و تندرستی والی طویل فعّال عمر سے نوازے ۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"عدل کی حالت یہ ہے جو متقی کی حالت نفس امّارہ کی صورت میں ہوتی ہے ۔ اس حالت کی اصلاح کے لئے عدل کا حکم ہے ۔ اس میں نفس کی مخالفت کرنی پڑتی ہے ۔ مثلاً کسی کا قرضہ ادا کرنا ہے لیکن نفس اس میں یہی خواہش کرتا ہے کہ کسی طرح سے اس کو دبا لوں اور اتفاق سے اس کی میعاد بھی گذر جاوے ۔ اس صورت میں نفس اور بھی دلیر اور بیباک ہوگا کہ اب تو قانونی طور پر بھی کوئی مؤاخذہ نہیں ہو سکتا ۔ مگر یہ ٹھیک نہیں ۔ عدل کا تقاضا یہی ہے کہ اس کا دَین واجب اَدا کیا جاوے اور کسی حیلے اور عذر سے اس کو دبایا نہ جاوے ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱۲)

"جو شخص عدل کی رعایت کرتا ہے اور اس کی حد بندی کو نہیں توڑتا اللہ تعالےٰ اسے توفیق اور قوت دے دیتا ہے اور وہ نیکی میں اور ترقی کرتا ہے ۔ یہانتک کہ عدل ہی نہیں کرتا بلکہ تھوڑی سی نیکی کے بدلے بہت بڑی نیکی کرتا ہے ۔ لیکن احسان کی حالت میں بھی ایک کمزوری ابھی باقی ہوتی ہے اور وہ یہ ہے کہ کسی نہ کسی وقت اس نیکی کو جتا بھی دیتا ہے ۔ مثلاً ایک شخص دس برس تک کسی کو روٹی کھلاتا ہے اور وہ کبھی ایک بات اس کی نہیں مانتا تو اسے کہہ دیتا ہے کہ دس برس کا ہمارے ٹکڑوں کا غلام ہے اور اس طرح پر اس نیکی کو بے اثر کر دیتا ہے ۔ دراصل احسان والے کے اندر بھی ایک قسم کی مخفی ریا ہوتی ہے ۔ لیکن تیسرا مرتبہ ہر قسم کی آلائش اور آلودگی سے پاک ہے اور وہ ایتاءِ ذی القربیٰ کا درجہ ہے ۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۱۳)

محفوظ تحریریں

پیارے مکرم ملک منوّر احمد صاحب جاوید

کبھی کبھی رپورٹس آتی ہیں کہ حسنِ انتظام اور اعلیٰ اخلاق اور صفائی کے لحاظ سے مہمان خانہ نے خاص ترقی کی ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین جزاء دے ۔ اور نیک روایات جو قائم ہیں کبھی تبدیل نہ ہوں اور اسی نہج پر آگے بڑھیں ۔ کارکنان کی ٹھوس تربیت کرنا اور ان میں خدمت کی لگن پیدا کرنا تمام کامیابی کا راز ہے ۔ اسی طرح غلط مزاج کے کارکنان کو وقت کے اندر فارغ کر کے ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ اناج کے کھیتوں میں جڑی بوٹی پیدا ہونے کی کوشش کرتی ہے تو وقت پر اکھیڑنے سے فصل پر اچھا اثر پڑتا ہے ورنہ بالآخر جڑی بوٹی کھیت پر قابض ہو جاتی ہے ۔ تمام کارکنان کو میری طرف سے محبت بھرا اسلام دیں اور وہ جو نیک اثرات پیدا کر رہے ہیں اس پر انہیں میری طرف سے "اللہ تعالےٰ آپ کو بہترین جزا دے" کہیں ۔

خاکسار
مرزا طاہر احمد امام جماعت احمدیہ

حقیقی سکون کیلئے خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا نہایت ضروری ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپؓ سے راضی رہے)

"انسان خدا تعالےٰ سے تعلق پیدا کرے ۔ جب اس سے تعلق پیدا کرے گا تو پھر سب کچھ اپنے آپ ہی اس کا مطیع اور فرمانبردار ہو جائے گا ۔ مجھے یہ قصّہ ہمیشہ یاد آ کر مزا دیا کرتا ہے کہ ایک شخص بادشاہ کے پاس یہ شکایت لے کر گیا کہ مَیں نے شہر کے قاضی صاحب کے پاس روپے بطور امانت رکھے تھے لیکن اب مانگنے پر دیتے نہیں ۔ مَیں نے انہیں معتبر سمجھ کر کوئی گواہ بھی نہیں رکھا تھا ۔ بادشاہ نے سوچا کہ مَیں اگر قاضی صاحب کو یہاں بلوا کر پوچھوں گا تو وہ انکار کر دیں گے اور ان کے روپے لینے کا ثبوت ہے نہیں ۔ اس لئے مشکل ہو گا ۔ قاضی صاحب سے کسی تدبیر سے روپے وصول کرنے چاہئیں ۔ بادشاہ نے تدبیر یہ کی کہ اس شخص کو کہا کہ کل جب میرا جلوس بازار سے نکلے تو تم نے قاضی صاحب کے مکان کے قریب بیٹھ جانا ۔ مَیں وہاں آ کر تم سے باتیں کروں گا اور تم نے گھبرانا نہیں ۔ دوسرے دن جب بادشاہ کا جلوس نکلا تو قاضی صاحب کے مکان کے قریب جا کر بادشاہ نے اس سے کچھ باتیں کیں اور پھر چلا گیا ۔ بادشاہ کے جانے کے بعد قاضی صاحب اسے کہنے لگے بھئی تم نے کل کچھ امانت کا ذکر کیا تھا ۔ کچھ نشان بتاؤ تا کہ مَیں اس کی نسبت سوچ کر بتا سکوں ۔ اس نے وہی نشان جو پہلے دن بتائے تھے بتا دیئے ۔ قاضی نے روپیہ نکال کر اس کے حوالہ کیا اور کہا کہ پہلے تم نے کیوں نہ مجھے یہ باتیں بتائیں تا کہ مَیں اسی وقت تمہیں روپیہ دے دیتا ۔ تو اس طرح اس کا روپیہ وصول ہؤا کہ وہ بادشاہ کا دوست تصوّر کیا گیا ۔ اب رعایا کی مجال نہیں تھی کہ اس کی مخالفت کرتی ۔ پس جو شخص خدا تعالےٰ سے دوستی پیدا کرے پھر خدا کی مخلوق کی طاقت نہیں کہ اس کو دُکھ دے سکے ۔"

(خطبہ فرمودہ ۱۹ مارچ ۱۹۱۵ء)

"ہر ایک شخص جو اپنے بھائی کو اس لئے حقیر جانتا ہے کہ وہ اس سے زیادہ عالم یا عقلمند یا زیادہ ہنرمند ہے وہ متکبّر ہے کیونکہ وہ خدا کو سرچشمہ عقل اور علم کا نہیں سمجھتا اور اپنے تئیں کچھ چیز قرار دیتا ہے ۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ تمام بیماروں اور حاجتمندوں کے لئے دعا کریں ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۲۱ ، اخاء ۱۳۶۹ ہش ۔ ۲۱ ، اکتوبر ۱۹۹۰ء

نُوریافتہ لوگ

نُور یافتہ لوگ کون ہیں؟ وہ جن کی زندگی اللہ تعالےٰ سے فیض یافتہ ہوتی ہے اور جن کی دعائیں سُنی جاتی ہیں بلکہ جن کو بعض اوقات دعاؤں سے پہلے ہی دعاؤں کی قبولیت حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جاتا ہے اور پھر یہ تعلق مستحکم سے مستحکم تر ہوتا چلا جاتا ہے۔

گذشتہ ایّام میں حضرت بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی علالت اور شفا یابی کے سلسلہ میں حضور انور نے ان نُور یافتہ ۔ اور فیض یافتہ ۔ لوگوں کا نہائت پیار سے ذکر فرمایا۔ حضور نے فرمایا

"پس یہ ان لوگوں کی مثال ہے جو خدا سے براہ راست نُور یافتہ ہوں۔ خدا سے براہ راست فیض یافتہ ہوں وہ بھی سورج بن کر اُبھرتے ہیں اور تمام عالم میں ان کا فیض پہنچتا ہے۔ اس لئے اگر فجی ہو یا امریکہ ہو یا افریقہ ہو یا پاکستان یا ہندوستان کہیں بھی کوئی احمدی ہے اس کی دردناک دعاؤں کا فیض مَیں نے ضرور دیکھا ہے کہ ہم تک پہنچتا رہا۔ اور آخری شکل یہ ہے کہ جن ماہرین نے دیکھا ان میں سے ایک نے ہمارے ایک ماہر قلب کو فون پہ بات کرتے ہوئے امریکہ کہا کہ مَیں خلاصۃً صرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ یہ معجزہ ہے۔ اس کے سوا ہمیں کچھ سمجھ نہیں آتی۔"

حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ جماعت ایک دعاگو جماعت ہے۔ اور اس نے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ جوڑا ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات دعا کی ضرورت کے موقعہ پر دعا سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ قبولیت عطا فرما دیتا ہے۔ اور انسان بخوبی سمجھ جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو ہمارے دلوں کی گہرائیوں سے بھی واقف ہے اور جو ہماری ضروریات سے بھی پوری طرح آگاہ ہے اس نے از خود ہمارا کام کر دیا ہے۔

یہ ایک ایسا امتیاز ہے کہ جماعت کے ہر فرد کو ہر ممکن کوشش کر کے اسے قائم رکھا جانا چاہیئے۔ ہمیں ہر موقعہ پر درد دل سے دعا کی عادت قائم رکھنی چاہیئے اور دعا کی قبولیت کی بنیاد پر خاص طور پر ہمارے ایمانوں کو مضبوط سے مضبوط تر ہوتے رہنا چاہیئے۔ ہمارا سَو سالہ تجربہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری دعائیں سُنی ہیں اور انہیں قبولیت کا درجہ عطا فرمایا ہے۔ یہ سب اسی کا فضل ہے لیکن اس کے فضل کو جذب کرنے اور بڑھاتے رہنے میں ہمارے کردار کا جہاں تک تعلق ہے وہ بھی ہمارے زیر نظر رہنا چاہیئے۔ خدا کرے کہ ہم ہمیشہ نُور یافتہ لوگوں کی صف میں کھڑے ہوں۔

کونسی جمہوریت کی بات پھر کرتے ہو تم
چپکے چپکے منہ چھپا کر زندگی رونے لگی
سچ تو یہ ہے جب بھی بدلا ہے نظامِ خسروی
ہر حکومت داغ استبداد کے دھونے لگی

ابوالاقبال

دُعا

منظوم کلام حضرت سیّدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

میرے مولا مِرے ولیؔ و نصیر
میرے آقا مِرے عزیز و قدیر

اے مجیب الدُّعاء سمیع و بصیر
قادر و مقتدر علیم و خبیر

دل کی حالت کے جاننے والے
اپنے بندوں کی ماننے والے

اَے ودُود و رؤُف ربِّ رحیم
اَے غفور ۔ اے مرے عفُوّ و حلیم

لُطف کر بخش دے خطاؤں کو
ٹال دے ۔ دُور کر بلاؤں کو

شافی و کافی و حفیظ و سلام
مالک و ذوالجلال و الاکرام

خالق الخلق ۔ ربیّ الاعلےٰ
حَیّ و قیّوُم ۔ مُحیِ ی المؤتیٰ

واسطہ تجھ کو تیری قدرت کا
واسطہ تجھ کو تیری رحمت کا

اپنے نامِ کریم کا صَدقہ
اپنے فضلِ عظیم کا صَدقہ

تجھ کو تیرا ہی واسطہ پیارے
میرے پیاروں کو دے شفا پیارے

حضرت نواب مبارکہ بیگم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت فضل عمر

اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے

علمی مسائل

فرماتا ہے۔

کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا کہ وہ اس کا انکار کر رہے ہیں۔ یعنی یہ کتنے تعجب کی بات ہے۔ انہوں نے ۴۰ سال تک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے اخلاق اور عادات کا انہوں نے مشاہدہ کیا اور انہوں نے اپنی عینی شہادات سے اس امر کو تسلیم کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہایت راست باز انسان ہیں۔ مگر جب اس راست باز انسان نے یہ کہا کہ میں خدا کی طرف سے تمہاری ہدایت کے لئے مبعوث کیا گیا ہوں۔ تو اس کی مخالفت کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اگر کوئی غیر شخص یہ بات کہتا تو وہ معذور سمجھا جا سکتا تھا اور اس کے متعلق خیال کیا جا سکتا تھا کہ چونکہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھا اس لئے وہ آپ کی طرف یہ بات منسوب کر رہا ہے۔ کہ آپ نے خدا تعالیٰ پر افترا کیا ہے لیکن مکّہ کے رہنے والے جن کے سامنے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساری زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح تھی آپؐ کو کس طرح مفتری قرار دینے لگ گئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راست بازی کا تو مکّہ والوں پر اتنا اثر تھا کہ دعویٰ نبوت کے بعد کفار ایک دفعہ یہ مشورہ کرنے کیلئے جمع ہوئے کہ حج کے موقعہ پر باہر سے آنے والے لوگوں کو ہم اس شخص کے متعلق کیا کہیں تو ایک شخص نے کہہ دیا کہ اگر ہم سے کسی شخص نے پوچھا تو ہم فوراً کہہ دیں گے کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے اس پر ایک شدید مخالف نضر بن الحارث جوش سے کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ تم یہ کیا کہہ رہے ہو محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے درمیان پیدا ہوا۔ اور اس نے تمہارے سامنے شباب کی منزلیں طے کیں تم جانتے ہو کہ اس کے اخلاق کتنے پاکیزہ تھے وہ تم سب سے زیادہ راست باز انسان تھا۔ امانت اور دیانت میں اس کا کوئی ہم پلّہ نہیں تھا اور وہ اسی نیک نامی کی حالت میں اپنی زندگی کے دن گزارتا چلا گیا۔ مگر اب جبکہ اس کی کن پٹیوں میں سفید بال آ رہے ہیں اور وہ شباب سے گزر کر کہولت کی عمر کو پہنچ چکا ہے اور اس نے اپنی تعلیم تمہارے سامنے پیش کی ہے۔ تم یہ کہنے لگے ہو کہ وہ جھوٹا ہے۔ خدا کی قسم وہ ہرگز جھوٹا نہیں۔ اگر تم نے احمقانہ بات کہی تو کوئی شخص اس کو تسلیم نہیں کرے گا۔ (شفا قاضی ایاز)

ابوجہل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کتنا شدید دشمن تھا۔ مگر اس نے بھی ایک موقعہ پر کہہ دیا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہم تجھ کو تو جھوٹا نہیں کہتے ہم تو اس تعلیم کی تکذیب کرتے ہیں۔ جسے تو پیش کر رہا ہے۔

(ترمذی کتاب التفسیر)

گویا ابوجہل جیسا معاند اور سیاہ باطن انسان کا دل بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا کہنے کے لئے تیار نہیں تھا۔ گویا جھوٹا کہتے ہوئے اس کی ضمیر بھی اسے ملامت کرتی تھی اور اس کا دل بھی دھڑکنے لگتا تھا۔ کہ میں کیسی قبیح حرکت کر رہا ہوں مگر اسنے پہلو یہ بنایا کہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو جھٹلا رہا ہوں آپؐ کو تو جھوٹا نہیں کہہ رہا ہوں۔ یہ عذر گناہ بدتر از گناہ والی بات ہے۔ مگر بہرحال اس سے اس اثر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے جو شدید ترین معاندین کے دلوں پر بھی آپ کی صداقت اور راستبازی کی وجہ سے قائم ہو چکا تھا۔

امیہ ابن خلف بھی آپ کا ایک شدید معاند تھا۔ مگر ایک موقعہ پر اس کی زبان سے بھی یہ الفاظ نکل گئے کہ خدا کی قسم جب محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بات کرتا ہے تو سچی ہی کرتا ہے۔ جھوٹ نہیں بولتا (بخاری باب علامات النبوۃ) کہتے ہیں جادو وہ جو سر پر چڑھ کے بولے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کتنا بڑا جادو ہے کہ آپ نے اپنے دشمنوں سے بھی اپنی صداقت اور راست بازی تسلیم کروا لی۔ اللہ تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی پاک اور بے عیب زندگی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ کیا انہوں نے اپنے رسول کو نہیں پہچانا؟ یعنی انہیں تو چاہیئے تھا کہ آپ کو فوراً پہچان لیتے اور آپؐ کی تکذیب کا راستہ اختیار نہ کرتے مگر دیکھتے ہوئے ان کی آنکھوں پر پردے پڑ گئے اور واقف ہوتے ہوئے ناواقفوں کی سی باتیں کرنے لگے۔

پھر فرماتا ہے کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس آدمی کے ساتھ جنوں کا تعلق ہے؟ ان کی یہ بات بھی بالکل غلط ہے اصل بات صرف یہ ہے کہ وہ ان کے پاس ایک ایسی تعلیم لے کر آیا ہے جس پر عمل کرنا ان کو دوبھر معلوم ہوتا ہے۔ اور وہ اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اس تعلیم کے غالب آنے سے ان کی چودھرٹ جاتی ہے اور ان کی سرداریاں ختم ہوتی ہیں اور وہ یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ ان کی چودہریت ختم ہو گویا مخالفین نے جب دیکھا کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا تو نہیں کہہ سکتے تو انہوں نے دوسرا پہلو بدلا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ جھوٹا تو نہیں ہاں اس کا جنات کے ساتھ تعلق ہے اور وہ اسے اس قسم کی باتیں سکھاتے رہتے ہیں۔ عیسائی لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ یہ کیا توہم والی باتیں ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ توہم تو کفار کا ہے اور ان کو عقل مند کون کہتا ہے پھر خود انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق ان کے دشمنوں کا قول درج ہے کہ اس میں بدروح ہے اور وہ دیوانہ ہے (یوحنا باب ۱۰ آیت ۲۰) اگر حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں بھی یہی بات کہی گئی اور اس پر انہیں تعجب نہیں ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اگر یہی بات کہی گئی تو اس پر تعجب کیوں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے ان کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے اور ان کے انکار کی وجہ بتائی ہے۔ ان کے اعتراض کا تو یہ جواب دیا ہے کہ کیا کبھی جنات سے تعلق رکھنے والوں نے بھی لوگوں کے سامنے ایسی تعلیم پیش کی ہے۔ جو ان کی تمام اخلاقی، روحانی، اقتصادی اور سیاسی مشکلات کا حل ہو اور جس پر عمل کرنے کے نتیجے میں ان کو اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات حاصل ہوں اگر دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی تعلیم کو پیش کر کے جنات سے تعلق رکھنے والا کس طرح ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ ان کے انکار کی یہ وجہ نہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی عیب پاتے ہیں بلکہ انکار کی اصل وجہ یہ ہے کہ حق پر عمل کرنا ان کو ناپسند ہے۔ اگر وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قبول کر لیں تو انہیں لوگوں سے ماریں کھانی پڑتی ہیں۔ انہیں گندی سے گندی گالیاں سننی پڑتی ہیں۔ انہیں مالی اور جانی قربانیاں کرنی پڑتی ہیں۔ انہیں اپنا وطن چھوڑنا پڑتا ہے انہیں اپنی سرداریوں کو ترک کرنا پڑتا ہے اور یہ چیز ایسی ہے جسے وہ پسند نہیں کرتے۔ پس وہ مخالفت کے لئے بہانے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ کبھی لوگوں سے یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ جھوٹا ہے اور کبھی یہ کہہ دیتے ہیں کہ اس کا جنات کے ساتھ تعلق ہے اور چاہتے ہیں کہ سچائی دنیا میں ظاہر نہ ہو۔ حالانکہ اگر حق کو لوگوں کی خواہشات کا تابع کر دیا جائے تو آسمان اور زمین میں فساد پیدا ہو جائے یعنی تعلق باللہ بھی نہ رہے اور تعلق بالعباد کے متعلق بھی لوگوں کو کہیں سے راہنمائی میسر نہ آئے۔ اور اس طرح ہر طرف ظلمت اور تاریکی ہی دکھائی دینے لگے۔

ربوہ: ۲۸ ستمبر کو بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ دیا۔ اس خطبے میں مولانا نے ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی سپورٹس ریلی کے کامیاب انعقاد کا ذکر کیا اور فرمایا کہ تنظیم نظم وضبط اور مثالی معیار کے اعتبار سے یہ ریلی خدا کے فضل و کرم سے بہت کامیاب رہی۔ نوجوانوں نے بڑھ چڑھ کر مقابلوں میں حصہ لیا۔ دُور دُور سے ٹیمیں آئیں مگر کسی بھی موقعہ پر کوئی لڑائی جھگڑا یا بداخلاقی کی کوئی بات سننے دیکھنے میں نہیں آئی۔ مولانا نے کہا کہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے احمدیوں کو حسنِ اخلاق کی دولت سے نوازا ہے اور نہایت نظم وضبط سے تمام کھیلوں کا مظاہرہ کرنے کی توفیق دی ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہماری ان کھیلوں کو بھی بعض لوگوں نے "تبلیغ" قرار دیا ہے۔ حالانکہ محض جسمانی اور ورزشی کھیلوں کو کسی بھی صورت میں "تبلیغ" قرار نہیں دیا جا سکتا۔ ان مخالفین کا کا مخالفانہ پروپیگنڈہ حق و انصاف سے بعید ہے۔ البتہ یہ بات ہم کہنے سے رُک نہیں سکتے کہ اگر ہمارے اعلیٰ اخلاق کسی کو ہماری طرف کھینچتے ہیں اور ہمارے کردار کو "تبلیغ" کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے تو ہم اس کا ازالہ نہیں کر سکتے۔ بلکہ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو۔ چاہے وہ کسی مذہب یا مسلک سے تعلق رکھتے ہوں۔ اپنے کردار کو بلند کرنے کی توفیق دے۔ یہی بات امن عامہ کی ضامن ہے۔ اور امن عامہ ہم سب کی ضرورت ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا چوہدری محمد شریف

ڈاکٹر عمر الدین سدھو

اخویم مکرم و معظم ڈاکٹر عمر دین سدھو صاحب کے ساتھ میری پہلی ملاقات و تعارف ۱۹۵۶ء میں ہوا۔ جب آپ ملتان شہر میں مقیم متعین تھے اور جماعت احمدیہ ملتان نے بیرونی ممالک سے چند واپس آنے والے مبشرین کو دعوت چائے دی جس میں جماعت کے احباب کے علاوہ بہت سے معززین ملتان بھی شامل تھے۔ ان ایام میں مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف ملتان شہر کی گلگشت کالونی میں، جو معرض وجود میں آرہی تھی اور اس کے قریب ہی (یا شاید اس کے اندر اب یاد نہیں رہا) مکرم و محترم ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان کی بھی ایک شاندار کوٹھی تعمیر شدہ تھی۔ اخویم مکرم ڈاکٹر عمر دین سدھو صاحب نے ہمیں گلگشت کالونی میں اپنا مکان بھی دکھلایا، جس کا کچھ حصہ ابھی زیر تعمیر تھا اور اس کے ساتھ اپنا ملحقہ قطعہ زمین بھی دکھلایا، جو آپ نے جماعت احمدیہ ملتان کے لئے وقف کر دیا تھا اور اس کی بنیادیں زمین سے اٹھی ہوئی تھیں۔

اس کے بعد ہماری ملاقات ربوہ میں جب آپ مغربی افریقہ میں کئی سال تک خدمت خلق کرنے کے بعد تشریف لائے اور خاکسار اس وقت (۱۹۷۷ء ـ ۱۹۷۹ء) سیکرٹری مجلس نصرت جہاں تھا، ہوئی اور ہم دونوں کو بہت خوشی ہوئی اور پھر آپ کی واپسی کے تھوڑی دیر بعد ہی حضرت امام جماعت احمدیہ ثالث نے آپکو دوبارہ مغربی افریقہ (سیرالیون و گیمبیا) میں خدمت خلق اللہ کے لئے مقرر فرما دیا اور ہم نے آپ کو اپنی نیک دعاؤں اور تمناؤں کے ساتھ الوداع کہہ دیا۔

قبل ازیں جب ہمارے امام معظم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مغربی افریقہ کا پہلا دورہ ۱۹۷۰ء میں فرمایا۔ اس وقت مکرم ڈاکٹر عمر دین سدھو صاحب اپنی سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ پر واقف زندگی ہو کر احمدیہ میڈیکل سنٹر لیگوس (نائیجیریا) میں (مکرم و محترم ڈاکٹر کرنل (ریٹائرڈ) سید محمد یوسف شاہ صاحب کی اچانک وفات کے بعد) اور اخویم مکرم و محترم ڈاکٹر سعید احمد صاحب ایم بی بی ایس کی ریٹائرمنٹ کے بعد (گیمبیا) میں یہ خدمت بجا لا رہے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) ان دونوں فرشتہ سیرت ڈاکٹر صاحبان کی شبانہ روز خدمت خلق اور نیک نامی و شہرت سے بہت خوش ہوئے اور ہمارے غریب نواز خدا وند تعالیٰ نے بھی ہمارے امام معظم کو گیمبیا میں ہی یہ ہدایت دی کہ فوری طور پر ایک لاکھ پاؤنڈ (اس وقت ایک لاکھ پاؤنڈ!) خرچ کرکے مغربی افریقہ میں خدمت خلق اللہ و تزکیہ کے لئے سیکنڈری سکول اور ہسپتال کھولے جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کام میں بہت برکت دے گا اور ہم اس بات کے عینی شاہد ہیں کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے اور اب تو ہمارے غریبوں کے پروردگار رحیم و مہربان خدا نے ہمارے امام رابع ایدہ اللہ حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کو بھی اس خدمت خلق کو پورے زور سے کرنے اور جاری رکھنے کی ہدایت دے دی ہے جس پر حضور ایدہ اللہ پورے عزم و حزم سے عمل پیرا ہیں اور نہ صرف سیکنڈری سکول ہی بلکہ ان کے فیڈرز (پرائمری و مڈل سکول) بھی کھولنے کا ارشاد فرمایا ہے

اخویم مکرم و معظم ڈاکٹر عمر دین سدھو صاحب کے گھریلو حالات ایسے نہیں تھے کہ آپ اپنے گھر یا شہر و ملک سے باہر جا سکتے۔ مگر آپ نے ان حالات کا اس طرح علاج کیا، جیسے ایک عقلمند ڈاکٹر جو بیس گھنٹے اپنے مریض کے دائیں بائیں یا آگے پیچھے بیٹھا نہیں رہتا بلکہ اس کی دواؤں اور ضروری حاجتوں کو پورا کرنے کا بندوبست، کمپونڈروں، نرسوں اور خادموں کے ذریعہ کر دیتا ہے اور خود اپنے اصل کام میں مصروف رہتا ہے اور صرف ایک بیمار کی خدمت نہیں کرتا بلکہ بہت سے بندگان خدا کی خدمت سرانجام دیتا ہے۔ صحت و شفاء زندگی اور موت تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے!

اخویم مکرم ڈاکٹر صاحب اپنے آخر دم تک (۸۰ ـ ۸۳ سال) خدمت خلق کا کام سرانجام دیتے رہے اور اللہ تعالیٰ بھی آپ کے سب کام کرتا رہا۔ آپ کو ہر دلعزیز بنایا۔ جائیداد بھی عطا فرمائی اور آپ کے سب بچوں نے بھی اعلیٰ تعلیم پائی، ان کی شادیاں، بیاہ بھی ہوئے اور اس لحاظ سے بھی آپ کو کوئی پریشانی یا خوف نہیں تھا کہ میرے بعد کیا بنے گا۔ سچ فرمایا گیا ہے ع

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

اخویم مکرم ڈاکٹر عمر دین سدھو صاحب تحریک جدید کے مطالبات کے مطابق نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ تکلف یا نام و نمود کا نام و نشان بھی نہ تھا، دوستوں سے نہایت عمدہ تعلقات، ڈاکٹری فیس کا کبھی آپ نے مطالبہ نہیں کیا۔ اپنے دوستوں کی عیادت بھی کیا کرتے تھے۔ اور میں خود اس کا شاہد ہوں۔

گذشتہ چار پانچ سال سے ماہ رمضان میں، میں دیکھتا تھا کہ آپ اپنے محلہ کی درس رمضان و نماز گاہ (بیت الناصر) میں دو قرآن مجید و رحل، ایک باریک خط کا اور دوسرا موٹے رسم الخط کا لے کر باقاعدہ حاضر ہوتے تھے اور بڑے غور سے درس سنتے تھے۔ باجماعت نمازوں کا اہتمام بھی کرتے تھے۔ جب آپ نے دارالرحمت وسطی ربوہ میں اپنا مکان اپنی رہائش گاہ کے مطابق بنوا لیا، تو چالیس پچاس بزرگوں اور دوستوں کو دعوت دی اور دعا کروائی۔ شادیوں کا بھی یہی حال تھا۔ غریبوں اور مسکینوں کا بھی بہت خیال تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تکبر اور ریاء کا نام و نشان نہ تھا اور جو خدمت بھی آپ سے ہو سکے اس کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔

دو تین سال قبل کی بات ہے، گرمیوں کا موسم تھا اور ربوہ میں گرمی بھی بہت سخت ہوتی ہے، ہم فیکٹری ایریا ربوہ میں ایک عزیز کے ولیمہ میں شامل تھے۔ ولیمہ کے اختتام پر دعا کے بعد آپ سے علیک سلیک ہوا۔ آپ نے میرے چہرہ پر نظر کی، تو آپ نے میری ایک آنکھ کے ایک گوشہ کو بہت سرخ پایا تو آپ نے فرمایا۔ کیا بات ہے! آنکھ سرخ کیوں ہے؟ میں نے جواب دیا۔ خیر ہے۔ دو تین دن سے یہ سرخی شروع ہوئی ہے۔ آپ اپنی بڑی گاڑی (ایمبولینس کی طرح بڑی گاڑی) میں دوپہر کے وقت آئے تھے، فرمایا: میرے ساتھ اس گاڑی میں سوار ہوں اور آئی سپیشلسٹ (ماہر امراض چشم) ڈاکٹر صاحب کے پاس چلیں! میں نے کہا: "اس وقت ایسی تکلیف کی ضرورت نہیں"۔ آپ نے فرمایا "نہیں! میرے ساتھ سوار ہوں!" میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا۔ حسن اتفاق سے ان ڈاکٹر صاحب کا گھر بھی دارالرحمت کی اسی سڑک پر واقعہ تھا جو فیکٹری ایریا سے مکرم ڈاکٹر صاحب کے گھر کو جاتی تھی، لیکن محترم ڈاکٹر صاحب کا گھر پہلے آتا تھا اور مکرم آئی سپیشلسٹ صاحب کا گھر ان کے گھر سے دور تھا، جب ہم محترم آئی سپیشلسٹ صاحب کے گھر پہنچے، تو آپ نے اپنے ڈرائیور صاحب کو کہا کہ دستک دیں۔ جب مکرم آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر صاحب گرمیوں کے لباس میں دروازہ پہ آئے، تو محترم ڈاکٹر صاحب گاڑی سے اترے اور ڈاکٹر صاحب جو فضل عمر ہسپتال میں ہی کام کرتے تھے جس کے آپ ایڈمنسٹریٹر تھے اور ڈاکٹر صاحب موصوف ہم دونوں سے عمر میں بہت چھوٹے تھے۔ ان سے کہا کہ ان کی آنکھ کا اچھی طرح معائنہ کریں اور دوائی دیں! یہ (میری طرف اشارہ کرکے) کہتے ہیں کہ پھر سہی لیکن میں نے یہ کہا کہ ابھی یہ کام ہوگا!!

بفضلہ تعالیٰ ہمارے ماہر امراض چشم نوجوان ڈاکٹر صاحب کے گھر میں (پرائیویٹ پریکٹس کے لئے) سب سامان موجود تھا۔ انہوں نے آنکھ کا ملاحظہ کیا اور ایک دواء کی شیشی مجھے دے دی کہ ایک ایک قطرہ روزانہ استعمال کریں۔ میں کل رخصت پر جا رہا ہوں۔ آپ ہفتہ عشرہ کے بعد اگر اس کے بعد مزید علاج کی ضرورت ہو تو اطلاع دے دیں اور اخویم مکرم ڈاکٹر عمر دین صاحب اپنی گاڑی میں باہر انتظار میں بیٹھے تھے۔ میرے باہر آنے پر باوجود میری معذرت کے کہ میرا مکان بھی اسی محلہ میں ہے اور یہاں سے قریب ہی ہے۔ اخویم مکرم ڈاکٹر عمر دین صاحب مجھے میرے مکان پر چھوڑ کر اپنے مکان کو واپس گئے اور یہی ہے۔ شفقت علیٰ خلق اللہ، مخلوق خدا سے ہمدردی!

آپ کی وفات سے دو روز قبل ربوہ کی ایک شاہراہ پر جب آپ اور آپ کے ایک عزیز بھائی عید الاضحی ۱۴۱۰ھ سے ایک دن قبل یعنی ۹ ذوالحج ۱۴۱۰ھ قربانی کے لئے بکرے خرید چکے تھے۔ ملاقات ہوئی۔ دریافت احوال ہوا۔ اور سلام و دعا سے اور خوش و خرم ہم رخصت ہوئے مگر ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ ہم دونوں کی یہ آخری ملاقات ہے۔

لاریب اخویم مکرم ڈاکٹر عمر دین صاحب سدھو زندہ بہشتی تھے اور ہمارے رحیم و مہربان خداوند تعالیٰ نے بھی آپ کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں بلا کسی روک ٹوک کے جگہ عطا فرما دی اور خاکسار احقر العباد کو بھی بیت المبارک ربوہ میں ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی توفیق اور ان کی قبر پر آخری دعا کروانے کی سعادت عطا فرما دی۔ شیخ سعدیؒ نے کیا خوب فرمایا ہے

ع عروسی بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

قارئین کرام سے گذارش ہے کہ تمام مریضوں کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرمہ عابدہ شگفتہ صاحبہ بنت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتی ہیں

امید ہے کہ آپ بخیریت ہونگے۔ خدا تعالیٰ آپ کو عمرِ دراز سے نوازے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت، طاقت، صحت عطا کرے۔ خدماتِ سلسلہ بجالاتے چلے جائیں۔ الفضل کی ادارت جیسی عظیم ذمہ داری میں خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ میں اپنے پیارے ماموں جان مکرم مرزا لال دین صاحب ابن مکرم مرزا عمر الدین صاحب آف نارووال کی وفات کے متعلق نوٹ اشاعت کیلئے بھجوا رہی ہوں۔ شائع کر کے شکریہ کا موقعہ دیں۔ پچھلے سال ۱۹۸۹ء میں میرے دو ماموں جان مکرم مرزا نذیر احمد صاحب آف کراچی ۷، مئی کو اور مکرم مرزا عبد الحمید صاحب آف کنری ۱۷، مئی کو انتقال کر گئے۔ اس سال ۱۹، جنوری ۱۹۹۰ء کو میرے پیارے ابا جان مکرم مرزا بشیر احمد صاحب انتقال کر گئے اور ۳۰، اگست ۱۹۹۰ء کو میرے خالو جان مکرم مرزا نور محمد صاحب انتقال کر گئے۔ اور اب میرے تیسرے اور سب سے بڑے ماموں جان بھی انتقال کر گئے۔ یہ سب صدمات ہمارے لئے بہت سخت اور شدید ہیں۔ آپ سے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی جناب اور رحمت سے ہمیں ان صدمات کو برداشت کرنے کی ہمت دے۔ صبرِ جمیل سے نوازے۔ ضعیف نانی جان کو صبر عطا کرے۔ ان کیلئے یہ حالت بڑی قابلِ تکلیف اور غم اور دکھ کا موجب ہے۔

میرے پیارے ماموں جان مکرم و محترم مرزا لال دین صاحب ابنِ مکرم مرزا عمر دین صاحب آف نارووال ضلع سیالکوٹ۔ بقضائے الٰہی ۸، اکتوبر ۱۹۹۰ء صبح چھ بجے مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ (ہم اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹائے جانے والے ہیں)۔ آپ کی عمر تقریباً پینسٹھ (۶۵) برس تھی۔ اگلے دن نماز جنازہ مکرم مولوی محمد یامین صاحب نے پڑھائی اور نارووال ہی میں تدفین عمل میں آئی۔

مکرم ماموں جان اعلیٰ صفات اور نیک خوبیاں رکھنے والے انسان تھے۔ ظاہری خوبصورتی کے ساتھ ساتھ باطنی خوب سیرتی کے مالک بھی تھے۔ نماز و روزہ کے پابند، تہجد گذار، نیکی کا پرچار کرنے والے۔ خدمتِ خلق کرنے والے دعاگو انسان تھے آخر دم تک سلسلہ کیلئے وقف تھے۔ نارووال کی جماعت میں آپ کو اہم مقام حاصل تھا۔ وفات کے وقت سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمات بجالا رہے تھے۔

آپ مکرم و محترم مرزا محمود احمد صاحب مربی سلسلہ امریکہ کے برادرِ اکبر تھے۔ آپ نے اپنے پسماندگان میں ضعیف والدہ، بیوہ، تین بیٹے، تین بیٹیاں اور ایک پوتا دو پوتیاں ایک نواسا اور ایک نواسی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے انتقال سے ہمارے خاندان میں بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ ہمیں یکے بعد دیگرے تقریباً ڈیڑھ سال کے عرصہ میں شدید صدمے پہنچے ہیں۔ جو ہم سب کے لئے اور خاص طور پر ضعیف نانی جان کیلئے بہت ہی زیادہ غم اور دکھ کا موجب ہیں۔ تمام احبابِ جماعت کی خدمت میں انتہائی دردمندانہ درخواستِ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں صبرِ جمیل عطا فرمائے اور اپنی رحمت اور فضل سے ان صدموں کو برداشت کرنے کی ہمت عطا کرے۔ ماموں جان کے درجات بلند کرے۔

پاسپورٹ پر انڈورسمنٹ

یکم جولائی ۱۹۹۰ء سے حکومتِ پاکستان نے جو پاسپورٹ جاری کرنے شروع کئے ہیں اس پر یہ مہر محکمہ پاسپورٹ نے لگانی شروع کی ہے کہ

"تمام دنیا کے ممالک کے لئے
کار آمد ہے سوائے جنوبی افریقہ
اور اسرائیل کے لئے۔"

اس سے قبل ممالک کے نام لکھے ہوتے تھے مگر اب یہ مہر بھی لگائی جا رہی ہے۔ اگر آپ کا پاسپورٹ یکم جولائی ۱۹۹۰ء سے قبل کا بنا ہوا ہے اور آپ اس پر مندرجہ بالا انڈورسمنٹ کروانی چاہتے ہیں تو اپنے قریبی پاسپورٹ آفس میں جا کر فارم پر کر کے یا کروا کر فیس مبلغ -/۶۰ روپے جمع کروا کر آٹھ دن کے بعد حاصل کر لیں۔ لیکن اگر ارجنٹ کروانی ہو تو -/۱۰۰ روپے جمع کروا کر اسی روز پاسپورٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ اس طرح سے انڈیا کی علیحدہ انڈورسمنٹ بھی ختم ہو گئی ہے۔

لجنہ کالم

حضرت فضل عمر (اللہ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں۔

دوسری بات جس کی طرف میں لجنہ کو توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ جب کوئی جماعت نظام کے ماتحت کام کرنا شروع کرتی ہے تو چونکہ پہلے وہ نظام کے ماتحت کام کرنے کی عادی نہیں ہوتی۔ اس لئے کام کرنے والوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ ایسے اختلافات سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اس قسم کے اختلافات سے نظام کی وہ خامیاں ظاہر ہوتی ہیں جو ابتدائی کاموں میں عموماً پائی جاتی ہیں۔ قانون کی خامیاں وکلاء کے بالمقابل کھڑے ہونے سے ہی ظاہر ہوتی ہیں۔ اور اس طرح قانون مکمل ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس اگر لجنہ کے کاموں میں اختلاف پیدا ہو تو اس سے گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ اختلاف تو نقائص کی طرف توجہ دلاتا ہے اور دوسرے کی خامیاں ظاہر کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قانون مکمل ہوتا جاتا ہے۔ اور قانون کے مکمل ہونے سے کام کو پختگی حاصل ہوتی جاتی ہے۔ پس اختلاف سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ بلکہ اس کی قدر کرنی چاہیئے۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔ "اختلاف امتی رحمۃ" میری امت میں اختلاف رحمت ہے۔ یہ ایسا اختلاف ہے جو ایک نظام کے ماتحت ایک انجمن کے ماتحت اور (امامت) کے ماتحت کیا جائے۔ ہاں جو اختلاف اس کے مقابلہ میں اور اسکے باہر ہو کر کیا جائے وہ تباہی کا موجب ہوتا ہے۔ ہر فریق جب یہ کہے کہ ہمیں جو اختلاف ہو گا وہ جب قانون اور نظام کے خلاف ہو ہم اسے چھوڑ دیں گے اور نظام کے ماتحت کام کریں گے تو ایسا اختلاف نقصان کا موجب نہیں ہوتا بلکہ فائدہ رساں ہوتا ہے۔

ممبرات لجنہ کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ان کے سامنے کاموں کا بہت بڑا میدان پڑا ہے اور ان کے کرنے کے ایسے ایسے کام ہیں جو ابھی ان کے ذہن میں بھی نہیں آسکتے۔ ایک زمانہ تھا جب میں ممبرات لجنہ کے سامنے تقریر کرتا اور بتاتا کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے تو ممبرات تقریر سن کر کہتیں ہم خوب اچھی طرح تقریر سمجھ گئی ہیں۔ مگر یہ تو بتایا جائے کہ ہم کام کیا کریں۔ میں پھر تقریر کرتا اور پھر ان کی طرف سے یہی سنتا کہ ہم نے سب باتیں سن لی ہیں مگر جو کام ہمیں کرنا چاہیئے وہ ہمیں بتایا جائے۔ میں ان کی بات پر حیران ہوتا کہ میں نے تو انہیں دنیا بھر کے کام بتا دئے ہیں مگر یہ کہہ رہی ہیں کہ بتاؤ ہم کیا کام کریں۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ ان میں کام کرنے کا احساس پیدا ہو رہا ہے اور انہوں نے جوش سے کام شروع کئے ہوئے ہیں۔ لیکن انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ ان امور کے ساتھ اختلاف کا ہونا لازمی ہے ان کو برداشت کرنے کی عادت ڈالنی چاہیئے وہ قوم جو ایسے اختلافات کو جو اصولی نہیں ہوتے برداشت نہیں کرتی اور اختلاف کرنے والوں کو اپنے ساتھ نہیں ملاتی بلکہ علیحدہ ہو جانے پر مجبور کرتی ہے۔ وہ کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔

محترم چوہدری فتح محمد صاحب کی وفات پر قرار دادِ تعزیت

یہ خبر احباب جماعت احمدیہ برطانیہ کے لئے بہت صدمہ کا موجب ہوئی کہ جماعت احمدیہ کے ایک ممتاز خادم مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور گذشتہ دنوں پاکستان میں وفات پا گئے ہیں۔

محترم چوہدری صاحب موصوف کو اللہ تعالیٰ نے لاہور میں ۶۰، سال تک مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے اور خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ عرصہ ۳۰، سال سے نائب امیر لاہور کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ آپ خدمت دین اور اخلاص کی ایک تابندہ مثال تھے اور ایک خاموش اور بے ریا خادم سلسلہ کے طور پر ایک بلند مقام پر فائز تھے۔ احباب جماعت احمدیہ برطانیہ اس موقع پر دلی جذبات تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان اور متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

بچے سکول سے واپس
گھر آئیں تو ان کا نہائت
پیار سے استقبال کیجیے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوفی بشارت الرحمن

تلفظ

"الفضل" مورخہ ۱۳ اکتوبر میں جناب جمیل الرحمن رفیق صاحب نے پانچ عربی الفاظ کی نشاندہی کی ہے جنہیں عموماً عربی تلفظ کے مطابق نہیں بولا جاتا۔ "الفضل" نے اس پر ایک "اختلافی قسم" کا نوٹ لکھا ہے۔ "اختلافی قسم" اس لئے لکھا ہے کہ "اختلافی نوٹ" تو تب کہا جاتا کہ یہ صراحت بھی ہوتی کہ جناب جمیل الرحمن رفیق کی رائے سے "الفضل" کو اختلاف ہے۔ مگر یہ تصریح نہیں کی گئی۔

خاکسار کو مکرم جمیل الرحمن رفیق سے پورا پورا اتفاق ہے اور "الفضل" سے بھی۔

اور وہ اس طرح کہ اگر تو اردو زبان کے مستند اہلِ زبان نے کسی تلفظ کو اپنا لیا ہو تو جناب میر کے اس فرمان کے مطابق کہ

؎ "مستند ہو گا ہمارا فرمایا ہوا"

(نوٹ:۔ اگر اس مصرعہ میں کوئی لفظ رہ گیا ہو تو براہِ کرم درستی کر دی جائے)

ہم جناب میر کے فرمان کو ہی مقدم کریں گے جس طرح "کافر" عربی لفظ کو جناب غالب نے کافر زبر کے ساتھ باندھا ہے۔

؎ "وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے
ہے مجھ سے"

جناب جمیل الرحمن رفیق صاحب نے جن اغلاط کی نشاندہی کی ہے وہ خاکسار کے ناقص خیال میں ابھی تک تو مستند اہلِ زبان نے انہیں نہیں اپنایا۔

اگرچہ الفضل کے موجودہ ایڈیٹر صاحب محترم کو خاکسار مستند ہی سمجھتا ہے مگر اپنے "اختلافی قسم" کے نوٹ میں جناب مدیرِ الفضل نے کھلے بندوں اپنے اختلاف کا اعلان نہیں کیا۔ وگرنہ ایسی صورت میں اس عاجز کو ان سطور کے لکھنے میں شرح صدر نہ ہوتا۔

خلاصہ کلام یہ کہ جب تک مستند اہلِ زبان کے کسی تلفظ کو اپنانے کی وجہ سے کوئی تلفظ زبان زدِ خلائق نہ ہو جائے اس وقت تک یہی امر بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اصل تلفظ لسانِ متعلقہ کو ہی مقدم کیا جائے۔

عوام الناس جب دارالیُمن کو دارالیَمَن بولتے ہیں تو وہ اپنے عدم علم کی بناء پر ایسا کرتے ہیں اور بہتر یہی ہے کہ کسی زبان کے اصل لفظ کو خواہ مخواہ نہ بگاڑا جائے۔ کیونکہ جب دارالیُمن کو دارالیَمَن لکھا جائے گا تو عربی زبان سے کچھ سوجھ بوجھ رکھنے والوں (خاکسار جیسے لوگوں کو) ایک دھچکا سا لگے گا۔ اگر ہم نے بروقت درستی نہ کی تو پھر یہ اغلاط بھی زبان زدِ خلائق ہو جائیں گی۔ چنانچہ خاکسار نے اپنے ایک نہایت عزیز شاگردِ قدیم (ایم۔ اے۔ عربی کلاس کے شاگرد) کو دارالیَمَن کہتے ہوئے سنا تو انہیں "آنکھیں دکھائیں" جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ صاحب اب کچھ "آنکھیں چرانے لگے ہیں" مگر خاکسار بھی اپنی "پرانی استادی" سے مجبور تھا کہ فوراً ٹوک دیا۔ ہاں خاکسار کو مجلس میں ٹوکنا نہیں چاہیئے تھا۔ الگ بتا دینا چاہیئے تھا۔ چلیں اب اس نوٹ کے ذریعہ اپنے اس عزیز شاگرد سے بھی معذرت کر لیتا ہوں۔ کیونکہ ان سے خاکسار کو قریباً روزانہ ہی "ٹاکرا" ہوتا ہے اس لئے زبانی معذرت بھی پیش کر دوں گا۔

جناب مولانا صلاح الدین احمد صاحب اکثر و بیشتر قریباً ہر سال ہی ہمارے تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تشریف لا کر "بزمِ اردو" کے زیرِ اہتمام اپنے قیمتی مقالہ جات پیش فرمایا کرتے اور ہمیں محظوظ کیا کرتے تھے۔ مولانا بھی یہی پسند فرمایا کرتے تھے کہ عربی کے الفاظ کو اپنی اصل شکل و صورت میں ادا کرنا ہی بہتر ہے۔ ایک لفظ اب عمر کے تقاضے کی وجہ سے ذہن سے نکل گیا ہے جو عربی میں "س" سے ہے مگر اردو میں اسے "ص" سے لکھا جانے لگا تھا اور اگرچہ یہ استعمال اردو زبان کی تحریرات میں عام بھی ہو چکا تھا۔ مگر مولانا اسے ہمیشہ "س" سے ہی لکھا کرتے تھے اب خاکسار یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ محترم مدیر الفضل کی رائے پر ضرور بالضرور جناب مولانا صلاح الدین احمد صاحب کی رائے کو مقدم کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ ابھی خاکسار کا کچھ ارادہ ہے کہ "الفضل" کے لئے کچھ مختصر سے "نوٹ" لکھے جایا کریں۔ "نوٹ" کے لفظ کو خاکسار نے اس لئے بین الواوین کر دیا ہے کہ کہیں میرے وہی عزیز شاگرد (ایم۔ اے۔ عربی پاس) یہ نہ سمجھ لیں کہ میں کرنسی نوٹوں پر کچھ لکھ بھیجا کروں گا۔

بہرحال خاکسار جناب مدیر الفضل سے کھلم کھلا اختلاف کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔

؎ یہ تاب یہ مجال یہ طاقت نہیں مجھے

خاکسار:۔ نیازمند بشارت الرحمن (پروفیسر تعلیم الاسلام کالج قادیان، لاہور، ربوہ از یکم مئی ۱۹۴۴ء تا ۲۶ جولائی ۱۹۷۲ء)

اظہر محمود ناصر

پانی

پانی نعمت خداوندی کہاں سے آتا ہے اور کہاں چلا جاتا ہے۔ اس کائنات کے گول چکر پہ نظر ڈالیں تو ہوا، پانی اور آگ جتنا انسان کیلئے فائدہ مند ہیں اتنا ہی زیادہ ان کا تاریک پہلو بھی نمایاں ہے۔ چنانچہ سول انجینئرنگ کے طلباء کو جہاں پانی ایک دوست کی حیثیت سے متعارف کروایا جاتا ہے وہاں اس کی ازلی دشمنی بھی کھول کر بیان کی جاتی ہے۔

دوستی کی تو جہاں تک بات ہے، پانی کی صحیح مقدار کے بغیر آپ کے عمارتی اجزاء مثلاً سیمنٹ۔ ریت۔ بجری آپس میں ایک شکل میں متحد نہیں ہو سکتے اور اگر پانی ملنے پر متحد ہو جائیں تو پھر پتھر سے بھی زیادہ مضبوط کردار ادا کرتے ہیں۔

آج کا موضوع ہے کہ پانی آتا کہاں سے ہے اور جاتا کہاں ہے۔ سائنس کا ایک اصول ہے کہ کوئی مادہ نہ تو خود بخود وجود میں آتا ہے اور نہ ہی اس کا وجود ختم کرنا ممکن ہے ہاں مگر مختلف شکلیں اختیار کر لی جاتی ہیں۔ یہی اصول پانی پر بھی لاگو ہوتا ہے کہ لازماً اس کا کوئی ماخذ بھی ہے۔ اور کوئی استعمال بھی

ہم اپنے پانی کے چکر کا آغاز سمندر سے کرتے ہیں۔ سورج کی روشنی جب پانی کی سطح پہ پڑتی ہے تو پانی گرم ہو کر ہلکا ہو کر آبی بخارات کی شکل میں اوپر اٹھ جاتا ہے۔ وہاں ادھر ادھر کی آوارہ ہواؤں کے باعث یہ ٹھنڈی جگہ منتقل ہو جاتے ہیں جہاں بادل کی شکل اختیار کر لیتے ہیں جونہی انہیں مناسب ماحول ملتا ہے یہ بارش کی شکل میں زمین کا رخ کرتے ہیں۔ اس بارش کا بننا الگ موضوع ہے۔ زمین پر پہنچتے پہنچتے کچھ پانی تو راستے میں ہی دھوپ کے باعث گرم ہو کر۔ ہلکا ہو کر دوبارہ بخارات کی شکل میں اوپر اٹھ جاتا ہے زمین پر پہنچتے ہی بارش کا پانی۔ پہلا کام خشک زمین کو تر کرنے کا کرتا ہے۔ جن عمارات پر۔ جن درختوں پر۔ جس خشک مٹی پر پڑتا ہے وہاں جذب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ پانی کی اوپر سے آمدہ کل مقدار میں پہلی کمی راستہ میں ہی آ جاتی ہے جبکہ دوسری کمی زمین پر پہنچنے کے فوراً بعد آتی ہے۔ جب مٹی اپنی وسعت کے مطابق پانی جذب کر لیتی ہے

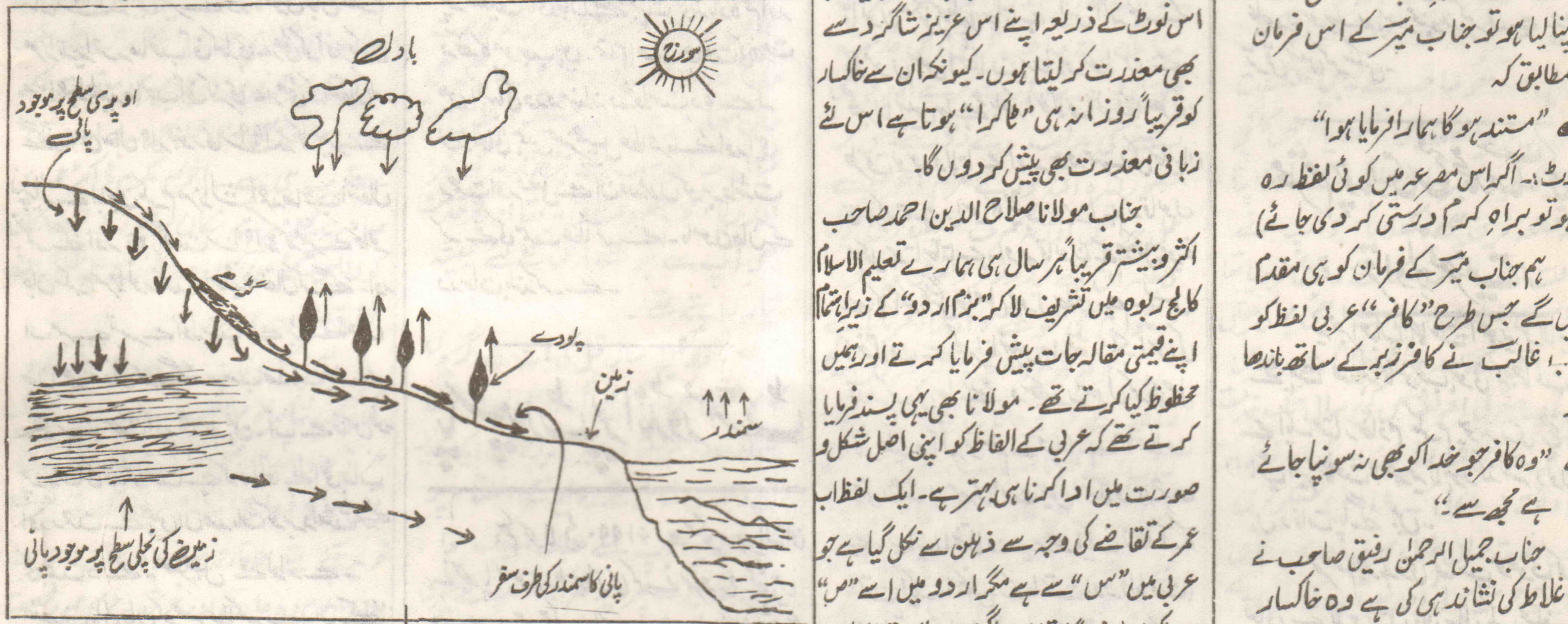

مٹی میں جذب ہونے کے بعد یہ پانی زمین پر موجود گڑھوں میں کھڑا ہونا شروع ہو جاتا ہے ان جگہوں کو بھی پورا بھر کے پانی بالائی علاقے سے نشیبی علاقے کی طرف سفر اختیار کرتا ہے۔ یہ پانی نالیوں۔ چھوٹے موٹے راستوں کی مدد سے کھالوں تک۔ ندیوں تک پہنچتا ہے۔ جہاں سے یہ نہر۔ پھر دریا اور آخرکار اپنے ابتدائی مقام سمندر تک پہنچ جاتا ہے۔ مگر جو پانی کی مقدار سمندر سے آبی بخارات کی شکل میں اٹھتی ہے بعینہٖ وہی مقدار سمندر میں واپس نہیں پہنچتی اس کمی کی کئی وجوہات ہیں۔

⇦ بارش کے دوران پانی کا دوبارہ

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات واعلانات

درخواست دعا

○ مکرم منصور احمد صاحب مبشر مربی سلسلہ کی والدہ محترمہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔

○ مکرم شبیر حسین صاحب قائد ضلع بہاولپور کے بیٹے نعیم الرشید صاحب کی دائیں ٹانگ کی پنڈلی موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹوٹ گئی ہے۔

○ مکرم حکیم محمود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ شورکوٹ شہر سینہ میں شدید درد اور سانس کی تکلیف سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ نسرین آمنہ صاحبہ صدر لجنہ ککی نو کی صحت خراب چلی آرہی ہے۔

○ مکرم راجہ بشیر الدین احمد صاحب دارالبرکات ربوہ عرصہ ڈیڑھ سال سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

○ مکرم نسیم احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ خلیل آباد اگھار شدید بیمار ہیں۔ اور کمپلکس ہسپتال اسلام آباد میں زیر علاج ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

تقریری مقابلہ سالانہ اجتماع

انصار اللہ ۱۳۶۹ہش / ۱۹۹۰ء

قیادت تعلیم کے زیر اہتمام مجلس انصار اللہ پاکستان کے سالانہ اجتماع ۱۳۶۹ہش/۱۹۹۰ء کے موقع پر انصار کے مابین ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوگا۔ اس مقابلہ کے لئے عناوین مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سیرت طیبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔
۲۔ صداقت حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔
۳۔ صبر و استقامت۔

ہر مقرر کو چار سے پانچ منٹ دیئے جائیں گے۔

ناظمین اضلاع / زعماء کرام علاقائی اور مقامی اجلاس میں تقریری مقابلے منعقد کرا کے دو بہترین مقررین کو مرکزی مقابلہ میں بھجوائیں گے۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

امتحان سوم ۱۹۹۰ء برائے انصار اللہ

تمام مجالس انصار اللہ کو پرچہ امتحان براہ راست بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر کسی مجلس یا ناصر کو پرچہ نہ ملا ہو تو فوری طور پر مرکزی دفتر کو اطلاع دے کر پرچے منگوالیں۔

ناظمین کرام کوشش کریں کہ اس امتحان میں ضلع کی کوئی ایک مجلس بھی نمائندگی کے بغیر نہ رہے۔

زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اپنی مجلس کے گزشتہ امتحان میں شرکاء کی تعداد سے کم از کم بیس فیصد زائد انصار کو شریک امتحان کریں۔

(قیادت تعلیم مجلس انصار اللہ پاکستان ربوہ)

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

بخارات کی شکل اختیار کرنا

⇦ بارش کے بعد سوکھی عمارات۔ سوکھے درختوں۔ سوکھی مٹی کا پانی کو جذب کرنا۔

⇦ پانی کا گڑھوں میں کھڑا ہو جانا

جذب شدہ پانی آگے تین حصوں میں بٹ جاتا ہے پہلا حصہ تو پودوں کی جڑوں کے ذریعہ پودوں کو خوراک کی فراہمی کا کام کرتا ہے۔ اور پھر آگے۔ یہی پانی سورج کی شعاؤں کے باعث پودوں کے پتوں سے بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔

دوسرا حصہ زمین کی اوپری سطح پر موجود رہتا ہے۔ اور جب بالائی علاقے کا پانی نشیبی علاقے کی طرف سفر کرتا ہے تو یہ بھی بہت آہستہ آہستہ نیچے کی طرف جاتا رہتا ہے جبکہ تیسرا حصہ زمین کے سب سے نچلے حصے میں موجود زمینی پانی کا حصہ بن جاتا ہے۔

یوں زمین پر نالیوں میں سفر کرنے والا پانی اصل میں مقدار کے مطابق دراصل اسی پانی کے برابر ہوتا ہے جو سمندر سے بخارات کی شکل میں اوپر اٹھتا ہے مگر اس میں کچھ کمی آجاتی ہے اور وہ کمی دراصل نقصان نہیں ہوتی بلکہ اسی پانی کی مختلف شکلوں کا اختیار کر لینا ہوتا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۷۴۱/ میں محمودہ بیگم زوجہ رشید احمد ساجد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سفائر ملز ضلع دادو سندھ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۳ ۱/۴ تولہ مالیتی ۱۰،۰۰۰/- روپے (۲) سلائی مشین مالیتی ۶۰۰/- روپے (۳) حق مہر وصول شدہ ۵،۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ محمودہ بیگم زوجہ رشید احمد ساجد سفائر ملز P/5 کوٹری مل ایریا ضلع دادو۔ گواہ شد نمبر ۱۔ رشید احمد ساجد خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۷۷۰۶ گواہ شد نمبر ۲۔ ناصر احمد بلوچ وصیت ۲۵۱۸۹/

مسل ۲۷۷۴۲/ میں عدنان ملک ولد حبیب اللہ ملک قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن F-1-11/4 ملیر توسیعی کالونی کراچی ایسٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال جائیداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عدنان ملک F-1-11/4 ملیر توسیعی کالونی کراچی نمبر 75080۔ گواہ شد نمبر ۱ اعجاز حسین H-29/2 ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲۔ طاہر محمود ولد غلام رسول عابد مکان نمبر G-38/7 ملیر توسیعی کالونی کراچی۔

مسل ۲۷۷۴۳/ میں شیخ ودود احمد ولد شیخ مبارک احمد صاحب۔ قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 527-1-5 مسعود آباد کراچی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۷/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ شیخ ودود احمد ابن شیخ مبارک احمد صاحب 527-1-5 مسعود آباد ملیر کالونی کراچی 75080۔ گواہ شد نمبر ۱۔ ملک ندیم احمد ملیر توسیعی کالونی کراچی۔ گواہ شد نمبر ۲ طاہر محمود سیکرٹری اصلاح وارشاد ملیر توسیعی کالونی کراچی

بچے قوم کی امانت ہیں، ان کی حفاظت ہمارا فرض ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

۱۔	مکرم محمد منظور احمد خان ایاز صاحب لاہور	۵۰/-
۲۔	محترمہ ذکیہ بیگم صاحبہ گوجرہ	۵۰/-
۳۔	” فوزیہ رشید صاحبہ گوجرہ	۱۰۰/-
۴۔	” مبشرہ نصیر صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب شاہد مربی آئیوری کوسٹ	۵۰/-
۵۔	مکرم چوہدری محمد حسین چک ۲۶ ج ب ضلع فیصل آباد	۱۰۰/-
۶۔	” قاضی نعیم احمد صاحب ابن قاضی بشیر احمد صاحب شیخو پورہ شہر	۲۰۰۰/-
۷۔	” نذیر احمد صاحب جاوید ولد میاں علم الدین صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰/-
۸۔	” محمود احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ احمدیہ قلعہ کالروالا	۱۵/-
۹۔	” لطیف احمد صاحب فرنیچر ہاؤس قلعہ کالروالا	۲۵/-
۱۰۔	” خوشی محمد صاحب بھٹی ربوہ	۵۰/-
۱۱۔	” چوہدری مسعود احمد صاحب برادر اصغر عبدالستار صاحب بدر دارالصدر غربی ربوہ	۱۰۰/-
۱۲۔	” رحمت علی صاحب ظفر	۱۵/-
۱۳۔	” ڈاکٹر مبشر احمد صاحب سولنگی دارالرحمت وسطی ربوہ	۱۰۰/-
۱۴۔	” ملک عارف محمود صاحب سانگلہ ہل	۱۰/-
۱۵۔	” محمد اکرم خان صاحب لاہور	۴۰۰/-
۱۶۔	محترمہ سفیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللہ صاحب ٹھیکیدار دارالرحمت شرقی ربوہ	۱۰۰/-
۱۷۔	مکرم عطاء اللہ صاحب وڑائچ ناصر آباد ربوہ	۱۰۰/-
۱۸۔	” چوہدری محمد عبداللہ باجوہ صاحب نارووال سیالکوٹ	۱۰۰/-

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ

انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں سیشن ۹۰-۹۱ کے لئے الیکٹریکل، سول، مکینیکل، کیمیکل، پٹرولیم اینڈ گیس، میٹلرجیکل، مائننگ، آرکیٹکچر اور سٹی اینڈ ریجنل پلاننگ انجینئرنگ میں داخلے شروع ہوگئے ہیں۔ پراسپکٹس حبیب بنک لمیٹڈ انجینئرنگ یونیورسٹی برانچ سے مبلغ ۷۰ روپے دے کر حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۰ نومبر ہے FSc (پری انجینئرنگ) کے علاوہ چند سیٹیں متعلقہ شعبوں میں ڈپلومہ حاصل کرنے والوں کے لئے بھی مخصوص ہیں۔ داخلہ فارم مورخہ ۱۰ نومبر تک حبیب بنک لمیٹڈ انجینئرنگ یونیورسٹی برانچ میں صبح ۹ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک تمام WORKING DAYS میں جمع کروائے جا سکتے ہیں تمام ایسے احمدی طلباء جو داخلہ حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں وہ ہر قسم کی راہنمائی کے لئے ہاسٹلز میں مندرجہ ذیل احمدی طلباء سے رابطہ کریں۔

۱۔	اظہر محمود ناصر	کمرہ نمبر ۷۷	محمود غزنوی ہال
۲۔	طاہر احمد خان	کمرہ نمبر ۹۵	”
۳۔	محمد زکریا مظہر	کمرہ نمبر ۶۲	”
۴۔	شاہد جاوید	کمرہ نمبر ۴۹	ڈی ہال
۵۔	سید احمد رضوان	کمرہ نمبر ۱۴	محمد بن قاسم ہال

مرکز میں آنے والے دوست خاکسار سے گھر پر بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

سید احمد رضوان ۱۷، دارالصدر شرقی۔ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ پولیس نے کراچی میں بے نظیر بھٹو کے گھر چھاپہ مارا اسوقت بے نظیر گھر میں نہیں تھیں۔

○ بے نظیر بھٹو کے وکیل نے وزیر اعظم جتوئی کیخلاف توہین عدالت کی درخواست دائر کر دی ہے

○ لاہور ہائی کورٹ کی حدود میں سابق وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے وکیل مسٹر اعتزاز احسن پر ایک شخص نے حملہ کر دیا۔ ملزم ذہنی مریض بتایا جاتا ہے۔

○ بینکنگ کورٹ نے مسٹر آصف زرداری کی ضمانت کی درخواست مسترد کر دی ہے۔

○ جڑانوالہ سے پیپلز پارٹی کے امیدوار رائے اسلم کھرل کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان پر فراڈ کا الزام ہے۔

○ وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی سندھ میں حالات بگاڑنے کی کوشش کر رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ میرے بدترین دشمن بھی میری ایمانداری اور شرافت پر انگلی نہیں اٹھا سکتے۔

○ ایم کیو ایم نے جام صادق علی اور انکے بیٹے جام معشوق علی کے خلاف اپنے امیدوار بٹھانے کا اعلان کر دیا ہے۔ مسٹر الطاف حسین اور جام صادق نے اس سلسلے میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کہا کہ یہ تعاون الیکشن کے بعد بھی جاری رہے گا۔

○ بھارت سے درآمد کیا جانیوالا پیاز لاہور پہنچ گیا ہے۔ امید ہے کہ اب پیاز سستا ہو جائیگا واہگہ کے راستے ۲۴ ویگنوں پر یہ پیاز لایا گیا ہے

○ وزیر اطلاعات سیدہ عابدہ حسین نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کی تعمیر زرعی شعبے کیلئے بہت ضروری ہے انہوں نے کہا کہ اس ڈیم کی تعمیر سے آئندہ پانچ برس میں پنجاب کے ۱۶ ہزار دیہات کو بجلی فراہم کی جا سکتی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ مقبوضہ کشمیر میں کشمیری حریت پسندوں نے ۱۰ بھارتی فوجیوں کو ہلاک اور ۱۴ کو زخمی کر دیا ہے بھارتی حکام مقامی آبادی پر شدید مظالم ڈھا رہے ہیں۔ نہتے شہریوں پر فائرنگ کی جاتی ہے۔ گنجان آبادیوں کو نذر آتش کیا جاتا ہے۔ مکانوں کے اندر افراد کو زندہ جلانے کی بھی خبریں ملی ہیں۔

○ بھارت نے ایمنسٹی انٹرنیشنل کی یہ درخواست رد کر دی ہے کہ ایک بین الاقوامی وفد کو وہاں جا کر حالات کا جائزہ لینے کی اجازت دی جائے۔

○ بھارت کے شہر اجودھیا میں بابری مسجد کے تنازعے پر دائیں بازو کی انتہا پسند پارٹی ہندو بھارتیہ جنتا پارٹی نے وی پی سنگھ کی حکومت سے علیحدگی کی دھمکی دے دی ہے۔ اس پارٹی نے کہا ہے کہ اگر اس ماہ کے آخیر تک بابری مسجد کو گرا کر وہاں پر مندر تعمیر نہ کیا گیا تو وہ حکومت سے علیحدگی اختیار کر لیں گے۔ اس فیصلے پر عمل سے وی پی سنگھ کی حکومت ٹوٹ سکتی ہے۔

○ سلامتی کونسل کے اراکین نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے کہا ہے کہ وہ اسرائیل کے انکار کے باوجود مقبوضہ عرب علاقوں میں اسرائیلی مظالم کی تحقیقات کیلئے ٹیم بھیجی جائے۔ اسرائیل ایسی ٹیم سے تعاون کرنے سے انکار کر چکا ہے۔

○ امریکہ کے وزیر دفاع نے جو روس کا دورہ کر رہے ہیں امن کا نوبل انعام حاصل کرنے پر روس کے صدر مسٹر گورباچوف کو مبارکباد دی ہے اس پر مسٹر گورباچوف نے مزاحاً کہا کہ ایک فوجی تنظیم کے سربراہ کی طرف سے یہ مبارکباد غیر معمولی بات ہے

○ جاپان کی پارلیمنٹ میں خلیج کے علاقے میں غیر مسلح جاپانی فوجی دستے بھیجنے کے لئے ایک بل پر بحث شروع ہو گئی ہے۔ وزیر اعظم نے اقوام متحدہ سے تعاون کرنے پر زور دیا۔ حزب مخالف اس بل کی مخالفت کر رہی ہے۔

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد
اٹھراء۔ سوکھا۔ گرمی۔ گیس
کا
علاج کرنے والے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
رجسٹرڈ
مشہور دواخانہ
حکیم عبدالحمید اعوان
ابن
حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ پوسٹ بکس ۱۹۰۔ فون ۷۴۸۴۴ / ۷۶۴۹۷ ۔ ۰۴۳۱

برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد ٹیڈ بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ